سوال

(148) کٹھن معاشی حالات کے پیش نظر موت مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے محمد فاروق ناگی خریداری نمبر 3742 لکھتے ہیں کہ کیا اپنے کٹھن معاشی حالات کے پیش نظر موت مانگی جا سکتی ہے؟ وہ کیا چیزیں ہے جن کا مرنے کے بعد ثواب پہنچتا رہتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں ان کا جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دنیا میں کیسے بھی کٹھن حالات ہوں کسی بھی صورت میں موت کی آرزو نہیں کرنا چاہیے، حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بحالت مرض موت کی تمنا کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے چچا جان! موت کی تمنا مت کیجیے کیونکہ اگر آپ نیک ہیں تو آپ بقیہ زندگی میں مزید نیکیاں حاصل کریں گے، یہ آپ کے لیے بہتر ہے اور آپ اگر گناہ گار ہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کر سکتے ہیں تو آپ کے لیے بہتر ہے، لہذا آپ کسی بھی صورت میں موت کی تمنا نہ کریں۔ (مسند امام احمد: ج2 ص339)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی اپنی کسی مصیبت کے پیش نظر موت کی تمنا نہ کرے اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو اس طرح کہہ لے اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر لینا جب میرے لیے مرنا بہتر ہو۔ (صحیح بخاری: الدعوات 2351)

مرنے کے بعد میت کو مندرجہ ذیل چیزوں کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

اگر کوئی اس کے حق میں دعا کرتا ہے تو میت اس سے بہرہ ور ہوتی ہے بشرطیکہ دعا میں قبولیت کی شرائط موجود ہوں، حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے، اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تعینات کر دیا جاتا ہے جب وہ کسی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور اسے اللہ کے ہاں اس کے مثل اجر ملنے کی دعا کرتا ہے۔ (مسند امام احمد: ج6 ص452)

میت کی نذر پوری کرنا: میت نے اپنی زندگی میں کوئی نذر مانی تھی لیکن اسے پورا کیے بغیر موت آ گئی تو لواحقین کو چاہیے کہ اسے پورا کریں، وہ نذر خواہ روزے کی ہو یا حج یا نماز ادا کرنے کی، چنانچہ روزے کے متعلق صحیح بخاری 1952، حج کے متعلق صحیح بخاری: 1852، اور نماز کے متعلق صحیح بخاری تعلیقاً: باب من مات وعلیہ نذر، مطلق نذر کے متعلق بھی حدیث میں آیا ہے۔ (صحیح بخاری: الایمان والنذور 6698)

میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تخص کوتاکید کی تھی کہ وہ اپنے فوت شدہ بھائی کا قرض ادا کرے، کیونکہ وہ عدم ادائیگی کی وجہ سے اللہ کے ہاں محبوس ہے۔ (مسند امام احمد: ج4ص136)

نیک اولاد جو بھی اچھے کام کرے گی والدین کو وفات کے بعد اس کا فائدہ پہنچتا رہتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: کہ انسان کے لیے وہ کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ (53/النجم:39) اور اولاد بھی انسان کی کوشش اور کمائی میں سے ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (دارمی: ج2ص247)

صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات: حدیث میں ہے کہ جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، یعنی صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔ (صحیح مسلم: الوصیۃ1631)

اس سلسلہ میں ایک جامع حدیث بھی ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان کی موت کے بعد جو حسنات اور اعمال جاری رہتے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ علم جس کی اس نے لوگوں کو تعلیم دی اور اس کی خوب نشر واشاعت کی۔

نیک اولاد جو اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

کسی کو قرآن مجید بطور عطیہ دیا۔

مسجد بنا کر وقف کردی۔

محتاج اور ضرورت مند کو گھر بنا کر دیا۔

کسی غریب کے لیے پانی کا بندوبست کردیا۔

وہ صدقہ جسے اپنی زندگی اور صحت میں نکالا اس کا ثواب بھی مرنے کے بعد بدستور پہنچتا رہے گا۔ (ابن ماجہ۔ المقدمہ 242)

درج بالا وضاحت کے علاوہ کچھ چیزیں لوگوں نے خود ایجاد کر رکھی ہیں اور ایصال ثواب کے لیے انہیں عمل میں لایا جاتا ہے لیکن وقت اور مال کے ضیاع کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا، مثلاً قل خوانی، ساتواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ پر قرآن خوانی اور کھانے وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے، اس کا میت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا کیونکہ اس کا کتاب وسنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:176